

س :- نبی کریم ﷺ پیغمبر امن ہیں۔ واضح کریں۔

## 1) تعارف :-

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی رہنمائی کے لئے نبی اور رسول بھیجے۔ اور اپنے آخری نبی ﷺ کو رحمت اللعالمین بنا کر بھیجا۔ اس بات پر اللہ نے خود کو ایسی دی ہے کہ ہم نے آپ کو تمام ممالک کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ آپ سے قبل معاشرہ انتشار اور بدمعاشی کا شکار تھا۔ نہ طرف ظلم و ستم، جبر، حقوق کی پامالی، دولت کا ارتکاز اور آیتوں کی پوجا وغیرہ عام تھا۔ لیکن آپ نے داعی امن ہونے کا ثبوت دیا۔ آپ کے حسن اخلاق، صافشی عدل، عورتوں کے حقوق کی حفاظت نے دنیا کو ایک مضبوط نظام دیا جس سے معاشرے میں امن کی فضا قائم ہوئی۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام مسلم ممالک ان آپ کے اسوۂ حسنہ سے عمل کرتے ہوئے جرائم یا کجیاں مرتب نہ کریں۔

## 2) اسلام سے قبل امن کی صورتحال :-

اسلام سے پہلے معاشرے میں دلچ دیل برائیاں رائج تھیں :-

### 1) دولت کا ارتکاز :-

جس معاشرے میں دولت گردش سے لگا جائے

اور چند بائیسوں میں جمع ہو جائے وہاں بدامنی کا عالم ہو جائے۔ اس طرح معاشرے کا ایک مخصوص طبقہ تو عیش و عشرت کی زندگی بسر کرتا ہے اور باقی لوگ غربت و افلاس کا شکار ہو جاتے ہیں۔ جان لیوے فم کو اسلواٹر نے اپنی کتاب "قسطین اعظم" میں وقتی باز نظمیہ محصول بندی کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے کہ:-

"خلاصہ یہ ہے کہ اس سخت محصول بندی سے صوبہ دار اور محوٹے کاشت کار بالکل ہی فنا ہو گئے۔ قسطین کے آخری دور حکومت میں یہ بات بکثرت موجود ہے کہ صوبہ دار کے گورنر اور جس طرح چاہتے تھے رعایا پر ظلم کرنے کا یہ ہے کہ اس ٹیکس نے رعایا پر بڑی سختیاں پیدا کی تھیں۔ ہر ایک علاقے میں جس قدر سرمایہ لوگوں کے پاس تھا وہ سب ختم ہو گیا اور کاشت کار بالکل تباہ ہو گئے۔"

## (۲) قوم پرستی:-

تورات کی گہری، زبور کی شاعری اور انجیل کی نرمی دنیا میں آج کی گئی۔ انسان وید کی ذاتیات کی تقسیم کا تجربہ بھی کر چکا تھا۔ ارسطو کی "پالیٹکس" اور ہابز ہارت جیسی کتابیں بھی آج کی نفس مگر ان میں سے کوئی بھی امن کا قیام نہ کر سکا۔ بلکہ ان سب نے انسانوں کو مختلف طبقات میں تقسیم کر دیا۔ اہرانیوں کو اپنے گورے صوفے پر اتنا خنور تھا کہ وہ

حیثیوں اور بندوں کو کوئے کہا کرتے تھے۔ عربوں کو اپنی زبان کی ساخت اور مفہوم کی اجاڑگی پر اتنا باز تھا کہ وہ باقی دنیا کو گوزگا سمجھتے تھے۔ اس طرح عربی کا فرق پیدا ہو گیا۔

### ۳) عدم مساوات :-

مواشرے کے جس طبقے میں ظلم و ستم کا رویہ رکھا جائے وہ مواشرہ باعینانہ رویہ اختیار کر لیتا ہے اور وہاں بدامنی اور انتشار جنم لیتا ہے۔ نبوت محمدیؐ کے وقت لوگ عالم میں انسانوں کو مختلف طبقات میں تقسیم کر کے ظلم کے بہاؤ ٹوڑے جا رہے تھے۔ بقول اقبال :-

تیری پیمبری کی یہ سب سے بڑی دلیل ہے  
تو نے گدائے راہ کو بخشا شکوہ قیصری

### ۴) تصور حیات :-

دنیا میں امن و سلامتی اور مسرت و کامرانی کا دار و مدار اس پر ہے کہ انسان اپنی تخلیق اور زندگی کے منشا و مقصد کو صحیح طور پر جانے کیوں کہ حقیقی امن اور خوشی اسی کے مقصد تخلیق کے حاصل ہونے پر ہی ہے جس کے لئے حقیقی حقیقت میں قدرت نے اسے پیدا کیا ہے۔

### 3) امن کے لیے رسالت مآبؐ کے اقدامات :-

حضورؐ کے نزدیک سلامتی اور امن کے راستے ہی دراصل روشنی کے راستے اور مسراط مستقیم ہیں۔ آپؐ نے درج ذیل طریقوں سے امن قائم کیا :-

### 1) عقیدہ توحید کے ذریعے امن :-

امن و سلامتی کے پیام کی منزل تک پہنچنے کے لئے نبی کریمؐ نے انکا فرائض کی طاقت کو تسلیم کرنے کا حکم دیا۔ وہ ایک خدا اللہ تعالیٰ ہے۔ آسمان اللہ کی عبادت کرنے اور اسی کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کا حکم دیا۔ اللہ کی وحدانیت کا ثبوت قرآن مجید کی سورۃ الاخلاص سے ملتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ :-

قل هو اللہ احد - اللہ الہم - لہ یلد - ولم یولد  
ولہ ینزلہ کفوال احد

ترجمہ :-

(اے نبیؐ!) فرما دیجئے اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ اس کی کوئی اولاد نہیں۔ اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔ اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے۔

نبی کریمؐ کی اس تبلیغ سے نہ صرف ایک ایسی جماعت تشکیل ہوئی جس کے ارکان خود امن میں آئے بلکہ دوسرے لوگ بھی بد امنی اور فساد کو چھوڑنے سے رک گئے۔ آپؐ نے امن کا پیغام روم، فارس، حبشہ اور دیگر سلطنتوں تک بھی پہنچایا۔

## تہ خانہ کی اصلاح کے ذریعے امن :-

داعی امن نے انسانوں کے اندر داعی امن کو قائم کرنے کے یہ طریقہ استعمال کیا کہ ابتدائی طور پر پسرود کے قہر کو امن کی طرف راغب کیا۔ ہم مہمان، بیوی، والدین اور رشتہ داروں کے حقوق و افواج کے امن کا دائرہ کار ایک خانہ تک پھیلا دیا۔ اس کے بعد ایک فرد کے دوسرے فرد، ایک حکومت کے دوسری حکومت اور ایک ریاست کے دوسری ریاست پر حقوق و افواج کے آگے امن و سلامتی کی فضا کو وسیع بنانے پر قائم کیا۔ عورتوں کے ساتھ ہونے والی ظلم و زیادتی کو خاتمہ کرنے آگے بڑھی گورنمنٹ قرار دیا۔ اور فرمایا۔ جس نے دو بیٹیوں کی پرورش کی، انہیں اچھا ادب سکھایا اور بیٹیوں کو ان پر نرس جیج نہیں دی تو وہ کل میرے ساتھ رہیں، ہوگا، آپ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملا دیا۔

## تہ انسانی حقوق کے ذریعے امن :-

دنیا میں بد امنی اور انتشار کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ طاقتور شخص امن لوگوں کے حقوق کو غصب کرتا ہے۔ اس طرح ان پر ظلم و جبر سے بد امنی کی فضا قائم ہوتی ہے۔ اگر انسانی حقوق کو یقینی بنا جائے تو دنیا امن کا گہوارہ بن جائے۔ آپ کی آمد سے قبل کمزور طبقات مثلاً عورتوں اور بچوں پر طرح طرح کے مظالم ڈھائے جاتے تھے۔ آج ان کا خاتمہ کیا اور انہیں باعزت مقام دلایا۔ اس حوالے سے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

”والدین اور قریبی رشتہ دار جو ترکہ چھوڑ کر  
جائیں مردوں کے لئے بھی حصہ ہے اور عورتوں  
کے لئے بھی حصہ ہے۔“

### ۶) وسعتِ نظر اور برداشت کے ذریعے امن :-

امنِ عالم کے لئے ضروری ہے کہ انسان دوسرے مذاہب  
اور ان کی محترم شخصیات کے حوالے سے برداشت اور  
عدمِ تعصب و عدم تشدد کا رویہ اپنائے۔ اسلام مذہب  
اور عقیدے کے معاملے میں کسی جبر کو پسند نہیں کرتا۔  
ارشادِ خداوندی ہے :-

”لا اکراہ فی الدین“  
”دین میں کوئی جبر نہیں۔“

اسلام انسان کے اس حق کو نہ صرف تسلیم کرتا ہے  
بلکہ اسے یقینی بنانے کے لئے اقدامات بھی کرتا ہے  
کہ وہ اپنی مرضی سے جو بھی عقیدہ رکھنا چاہے اور  
اور جو بھی مذہب اختیار کرنا چاہے، کرے۔  
ارشادِ ربانی ہے :-

”پس جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے  
کفر کرے۔“

### ۷) انسانی مساوات کے ذریعے امن :-

اللہ کے نزدیک سب انسان یکساں مخلوق ہیں۔  
جب انسان اپنے مصنوعی معیارات بنا کر تقسیم اور  
اونچ نیچ پیدا کرتے ہیں تو انشتاد کھیل کر جنگ  
کا سبب بنتا ہے۔ اگر لوگوں کو یقین دلا جائے

کہ کوئی بڑا یا چھوٹا اور امیر یا غریب نہیں ہے تو  
 امن قائم کیا جاسکتا ہے۔ آپ نے معاشرتی اور  
 نوجوانوں کو فتنہ کے ایک ایسا معاشرہ تشکیل دیا جس  
 میں رنگ و نسل، قوم و قبیلہ، زبان و غیرہ جیسی  
 بنیادیں ختم کر دی گئیں۔ آپ نے یہ پیغام عام کیا  
 کہ اللہ کی بنیاد پر مخلوق اور آدم کی اولاد برابر ہے  
 اور سب کو مساوی حقوق حاصل ہیں۔ اس حوالے سے  
 ارشاد ہوتا ہے کہ:-

”اے لوگو! بے شک تمہارا پروردگار ایک ہے اور بے شک  
 تمہارا باپ ایک ہے۔ خیر دار! کسی غنی کو غنی پر، کسی غنی  
 کو غنی پر، کسی سرخ کو سیاہ پر اور کسی سیاہ کو سرخ پر  
 کوئی فضیلت و برتری حاصل نہیں، سوائے تقویٰ کے۔“

### (۷) عفو و درگزر کے ذریعے امن:-

بے شک امن اور انتقام کے جذبات سے ہمیں رہ کر امن  
 و امان قائم نہیں کیا جاسکتا۔ عفو و درگزر امن و آشتی  
 کی ضمانت ہے۔ اس حوالے سے آپ نے فرمائی ہے:-

”اے نبی! عفو و درگزر سے کام لے، نیکی کا حکم  
 دے اور جاہلوں سے کنارہ کش رہے۔“

فقیر اسلام کی دعوت کے لئے طائف تشریف لائے گئے  
 تو وہاں کے سرداروں نے دعوت کو مسترد کر دیا اور  
 اور بائبل لٹکوں کو آگ لگا دیا۔ آپ نے یہ دعوت رسالت  
 لائے جس کی وجہ سے آپ نے وہاں پہنچے اور آپ  
 کے جوتے خون سے لگے۔ جبریل امین نے تشریف

لائے اور عرض کیا: ”اگر آپ کہیں تو اہل طائف کو دو نعل پہناؤں گے درمیان بیس گز کو دوں؟“ مگر انتقام کی اس قدرت کے باوجود حضورؐ نے نہ صرف اہل طائف کو صحاف کر دیا بلکہ ان کی پیدائش کے لئے دعا کی۔

### (vii) خدمت خلق کے ذریعے امن:

ایشانؐ، محبت اور خدمت خلقی یعنی پیدائشی امن کے خاتمے اور امن و سلامتی کو یقینی بنانے کے ذریعے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ ”ساری مخلوق اللہ کا کنبہ ہے۔“ اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرنا ہے جو اس کی مخلوق کے ساتھ بھی بھلائی کرتے ہیں۔  
بقول شاعر:-

یہ پہلا سبق ہے کتاب پدنی کا

کہ ہے ساری مخلوق کنبہ خدا کا

### (4) خلاصہ بحث:-

نبی کریمؐ نے اپنی انمول صلاحیتوں سے مختصر اور مشکل حالات میں جس طرح رہا ہے وہاں صحابہؓ میں امن قائم کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ ہم خلفائے راشدین نے بھی اس نظام کو قائم رکھا۔ مسلم حکمرانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے ممالک میں امن کی فضا قائم کریں جس سے عہد رسالت اور خلفائے راشدین کی یاد تازہ ہو جائے گی۔